السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جس مسجد کی زمین وقف نہیں ہے، بلکہ اس کی زمین خراجی ہے اوریہ زمین فی الحال ایک ہندو کے پاس گرو ہے، اور مرتہن نیلام کےلیے مستعد ہے، فقط مسلمانوں کے ڈر سے نیلام نہیں کرتا ہے۔ ایسی زمین میں مسجد درست ہے یا نہیں، اور مسجد کیسی زمین میں ہونی چاہیے اور وقف کی کیا تعریف ہے، بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زمین مذکورہ میں مسجد بنانا درست نہیں ہے، اس واسطے کہ جس زمین میں مسجد بنائی جاوے اس زمین کا وقف ہونا ضروری ہے اور صورت مسئولہ میں زمین مذکورہ وقف نہیں ہے۔ اور وقف کی تعریف یہ ہے۔

"ھو حبس العین علی حکم ملک الواقف والتصدیق بالمنفعة ولو فی الجملة"

''یعنی حبس کرنا عین کو ملک واقف کے حکم پر اور صدقہ کرنا منفعت کا، اگرچہ فی الجملہ ہو''

اور صاحبین کے نزدیک وقف کی تعریف یہ ہے۔

"ھو حبسھا علی حکم ملک اللہ وصرف منفعتھا علی من احب ولو غنیا فیلزم فلا یجوز لہ ابطالہ ولا یورث عنہ علیہ الفتوی کذا فی الدر المختار"

''یعنی حبس کرنا عین اللہ کے ملک کے حکم پر، اور صرف کرنا اس منفعت کا جس پر چاہے، اگرچہ وہ غنی ہو، پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا، تو وقف لازم ہوگیا، تو واقف کو اس کا باطل کردینا جائز نہیں اور اس کا وارث اس کو وراثت میں نہیں پاوے گا۔ اور صاحبین ہی کے قول پر فتویٰ ہے،''

کذا فی غایة الاوطار واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔ حررہ عبدالرحیم عفی عنہ۔

(سید محمد نذیر حسین (فتاویٰ نذیریہ ص ۲۱۴ جلد اول)

[فتاویٰ علمائے حدیث](#)

جلد 09 ص